نہیں رہیں گے از فرح ملک : تحقیقی جائزہ

تحقیقی مقالہ برائے بی ایس اُردو

سیشن ۲۰۲۱ءتا ۲۰۲۵ء

مقالہ نگار

محمد حسین

رجسٹریشن:2021-GCBJ-146

نگران مقالہ

عبدالقیوم اشکر فاروقی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو

شعبۂ اُردو

گورنمنٹ گریجویٹ کالج، جام پور

تصدیق نامہ

میں اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ طالب علم **محمد حسین** رجسٹریشن نمبر: **2021-GCBJ-146** نے تحقیقی و تنقیدی مقالہ برائے حصول سند بی ایس اردو بعنوان" **نہیں رہیں گے از فرح ملک: تحقیقی جائزہ** "میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ بطور نگران میں ان کے اندازِ تحریر اور معیار تحقیق سے مطمئن ہوں اور انہیں یہ مقالہ شعبہ اردو کی وساطت سے دفتر ناظم امتحانات میں جمع کروانے کی اجازت دیتا ہوں اور ان کے زبانی امتحان کی سفارش کرتا ہوں۔

دستخط نگران تحقیق:------------------------------------

عبدالقیوم اشکر فاروقی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو

گورنمنٹ گریجوایٹ کالج جام پور

حلف نامہ

میں حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ یہ مقالہ بعنوان " **نہیں رہیں گے از فرح ملک: تحقیقی جائزہ** " برائے حصول سند بی ایس (اُردو) میری ذاتی تحقیقی و تنقیدی کاوش ہے۔ میں نے کسی قسم کے سرقہ سے کام نہ لیا ہے۔ دوران تسوید تحقیق و تنقید کے معیاری اصولوں کو مد نظر رکھنے کی سعی کی ہے۔ نیز اس سے پہلے یہ مقالہ کسی یونی ورسٹی میں سند کے لیے پیش نہ کیا گیا ہے۔ میں اس مقالے کے جملہ تحقیقی نتائج اور دیگر نتائج و عواقب کا ذاتی طور پر ذمہ دار ہوں۔ غلط بیانی کی صورت میں یونی ورسٹی تادیبی کارروائی کر سکتی ہے۔

محمد حسین

رجسٹریشن:2021-GCBJ-146

بی ایس اردو

منظوری نامہ

یہ تحقیقی مقالہ بعنوان " **نہیں رہیں گے از فرح ملک : تحقیقی جائزہ**" **محمد** حسین نے رجسٹریشن:-**2021-GCBJ-146** کے تحت **مکمل** کیا۔ شعبہ اردو غازی یونیورسٹی کی زبانی امتحان کی کمیٹی نے بی ایس اردو کے زبانی امتحان اور دیگر مراحل کے لیے منظور کیا جاتا ہے۔ زبانی امتحانی کمیٹی نے بی ایس اردو کے تفویض کی جزوی تکمیل کے طور پر منظور کیا۔

صدر شعبہ:

____

بیرونی ممتحن:

____

ممتحن داخلی:

____

رکن:

____

رکن:

____

﴿انتساب﴾

اپنے والدین کے نام، جن کے ہونے سے میرا سب کچھ ہے۔

پیش لفظ

سب تعریفیں اس ذاتِ باری تعالٰی کے لیے ہیں جو دلوں کے بھید جانتا ہے، جو ناممکن کو ممکن بناتا ہے، اور جس کی رحمت کے سائے میں یہ طالب علم علم کے سفر پر گامزن رہا۔ بی ایس اُردو کی اس علمی مسافت کو مکمل کرنے کی سعادت بھی اُسی کے فضل و کرم سے نصیب ہوئی۔

اس سفر میں، میرے والدین اور بہن بھائی وہ سہارے رہے جنھوں نے نہ صرف میری تعلیم کو قبول کیا بلکہ قدم قدم پر میرے حوصلے کو تقویت دی، دعا کا دامن کبھی خالی نہ ہونے دیا۔ ان کی قربانیوں، دعاؤں اور مسلسل رہنمائی کے بغیر شاید یہ سفر اتنا ہموار نہ ہوتا۔

یہ راہ بظاہر تعلیمی تھی، مگر اصل میں یہ ایک اندرونی جہاد تھا — صبر، جستجو اور حوصلے کا امتحان۔ ہر دن ایک نئے چیلنج سے آشنا کرتا رہا، اور ہر رات نئی الجھنوں میں الجھاتی رہی۔ لیکن جب منزل قریب محسوس ہوئی تو ایک نئی آزمائش نے دروازہ کھٹکھٹایا — تحقیقی مقالے کے لیے موضوع کے انتخاب کی کٹھن گھڑی۔

میری حالت اُس معصوم بچے جیسی تھی جو ہاتھ میں سکہ لیے دکان کے اندر رنگ برنگی ٹافیوں اور کھلونوں کو تکتے تکتے الجھ جاتا ہے کہ کس ایک کو چنے؟

ایسے نازک لمحے میں میرے محسن، میرے استاد محترم جناب اشکر فاروقی صاحب نے محبت اور بصیرت کے ساتھ میری رہنمائی فرمائی۔ انھوں نے میرے تذبذب کو ختم کیا اور مجھے ایک ایسا موضوع تفویض فرمایا جو میرے قلبی رجحان اور ذاتی دلچسپی کے عین مطابق تھا۔

اس علمی کام کی تکمیل میں مجھے اپنے نگراں، جناب عبدالقیوم اشکر فاروقی صاحب کا مسلسل تعاون میسر رہا۔ وہ نہ صرف ایک علمی شخصیت ہیں بلکہ انسانی نفسیات سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ جب کبھی میری کم آمیز فطرت رکاوٹ بنی، وہ اپنی شگفتہ طبیعت اور

مہربان لہجے سے میرے حوصلے کو پھر سے جگا دیتے۔ ان کی شفقت آمیز رہنمائی نے مجھے کبھی اجنبیت محسوس نہ ہونے دی، اور ان کی خوش گفتاری نے اکثر میرے الجھے ہوئے خیالات کو واضح کر دیا۔

میں تہہ دل سے ممنون ہوں پروفیسر زاہد حسین احمدانی صاحب کا، جنھوں نے نہایت محبت، خلوص اور مشفقانہ انداز میں میری رہنمائی کی۔ ان کی اپنائیت اور اعتماد نے مجھے وہ ہمت دی جس کے بغیر شاید یہ سفر ادھورا رہتا۔ وہ جس انداز سے کام لیتے ہیں، وہ ان کی انفرادیت اور عظمت کی علامت ہے۔ ان کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے کہ ربِ کریم انہیں صحت، عزت اور کامیابیوں سے نوازے۔

آخر میں، میں شعبہ اُردو کے ان تمام اساتذہ کا شکر گزار ہوں جنھوں نے مجھے ہمیشہ رہنمائی، شفقت اور علم کے چراغ عطا کیے۔ ان کی دعاؤں اور علم کے فیض سے یہ مقالہ اپنے انجام کو پہنچا ہے۔

محمد حسین

فہرست ابواب

باب اول:

فرح ملک۔ تعارف

باب دوم:

فرح ملک کی شاعری کا موضوعاتی مطالعہ

باب سوم:

فرح ملک کی شاعری کا فنی جائزہ

باب چہارم:

ماحصل

کتابیات